## سوال

(66) بیوی کے مجبور کرنے پر بار بار طلاق دینا اور تیسری مرتبہ بھی مجبوراً بولے بغیر تحریری طلاق دی تو اس کا حکم

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک عورت اور اس کے خاوند میں خوب جھگڑا ہوا۔ عورت نے بار بار طلاق دینے کا مطالبہ کیا لیکن مرد نے اس کی بات نہیں مانی تو اس نے اس بات کی دھمکی دی کہ طلاق نہ دی تو وہ گھر سے باہر چلی جائے گی، چنانچہ اس نے ایک طلاق دے دی اور عدت کے ختم ہونے سے قبل رجوع کر لیا، دوسری مرتبہ پھر یہی واقعہ پیش آیا اور اس نے طلاق دینے کے بعد عدت ختم ہونے سے قبل رجوع کر لیا۔ اب تیسری دفعہ اس نے پھر طلاق کا مطالبہ کیا ہے اور اس پر اصرار بھی کر رہی ہے۔ مرد انکار کر رہا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اگر تیسری مرتبہ دے دی تو رجوع کرنے کا حق دار نہیں رہے گا۔ اس کی بیوی نے دھمکی دی کہ اگر طلاق نہ دی تو وہ اپنے آپ کو قتل کر ڈالے گی اور پھر یہاں تک کیا کہ چھری لا کر پیٹ پر رکھ دی۔ مرد نے مجبور ہو کر ایک کاغذ پر طلاق لکھ دی لیکن زبان سے لفظ طلاق ادا نہیں کیا۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا یہ طلاق جبر کی بنا پر واقع نہ ہوگی یا جبر کا اعتبار نہیں کیا جائے گا اور طلاق واقع ہو جائے گی؟

---

# الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جہاں تک پہلی اور دوسری طلاق کا سوال ہے تو وہ دونوں بلا اشکال واقع ہو گئیں لیکن تیسری طلاق کے بارے میں دو امور بحث طلب ہیں:

اولاً: تحریری طلاق: فقہاء کا اتفاق ہے کہ طلاق واقع ہو جاتی ہے، چاہے مرد نے زبان سے طلاق کے الفاظ کہے ہوں یا نہ، چاہے طلاق کی نیت کی ہو یا نہ، صحت طلاق کے لیے انہوں صرف یہ شرط رکھی ہے کہ تحریر بالکل واضح ہو، پڑھی جا سکتی ہو اور بیوی کو پہنچا دی گئی ہو۔

دوم: جبری طلاق: جمہور فقہاء کے نزدیک جبری طلاق واقع نہیں ہوتی جبکہ جبر انتہائی شدید ہو، جیسے قتل کرنے یا شدت کے ساتھ مارنے پیٹنے یا جسم کے کسی عضو کو کاٹنے کی دھمکی دی گئی ہو اور اس کی دلیل یہ مشہور حدیث ہے: ''اللہ تعالیٰ نے اس امت پر تین چیزوں کو معاف کر دیا ہے: غلطی سے کوئی کام کرنا، بھول جانا یا ایسا کام جس کے کرنے پر مجبور کیا گیا ہو۔،، (سنن ابن ماجہ، الطلاق، حدیث 2045، والمستدرک للحاکم 2: 216)

سوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ عورت اپنی دھمکی میں سنجیدہ تھی، اس لیے اس نے چھری کو اپنے پیٹ پر بھی رکھ لیا، ایسی صورت میں مرد کا طلاق تحریر کرنا جبر کے نتیجے میں تھا، اس لیے طلاق واقع نہیں ہوگی کیونکہ اس کا اپنے آپ کو قتل کرنے کی دھمکی دینا ایسا ہی ہے جیسے اس نے خاوند کو قتل کرنے کی دھمکی دی ہو کیونکہ دونوں حالتوں میں ایک معصوم جان کا ضیاع ہوتا ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ اگر عورت نے اپنے آپ کو مار لیا تو خاوند بہت ساری مشکلات کا شکار ہو سکتا ہے۔

نوٹ : کونسل کے اجلاس میں مذکورہ بالا رائے سے میں نے اختلاف کا اظہار کیا تھا اور کہا تھا کہ سائل کے سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ میاں بیوی میں ناچاقی اس حدتک پہنچ چکی ہے کہ بیوی کسی صورت خاوند کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی۔ اب اگر اس طلاق کو جبری طلاق کہہ کر نہ بھی مانا جائے تو کیا عورت کو اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے کہ وہ طلاق نہ ملنے پر کوئی غلط اقدام اٹھالے، اس لیے بہتر ہے کہ اس طلاق کو مانا جائے تاکہ عورت کی گلوخلاصی ہوسکے۔ ایسی عورت کو خلع کا حق بھی حاصل ہے۔ وہ اگر خلع طلب کرے گی تب بھی یا تو شوہر کو خلع دینا پڑے گا یا قاضی اپنی صوابدید پر اس نکاح کو فسخ کردے گا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

**نکاح وطلاق کے مسائل، صفحہ:386**

**محدث فتویٰ**